

نزولِ قرآن اور عظمتوں والی رات.... شبِ قدر

<?xml encoding="UTF-8?">

نزولِ قرآن اور عظمتوں والی رات.... شبِ قدر بیشک رمضان المبارک بڑی بزرگی والا اور اللہ تعالیٰ کی بیشمار رحمتوں، برکتوں، عظمتوں اور تلاوتِ قرآن پاک والا مہینہ ہے جس کے اول تا آخر ایام میربِ ذالجلال نے بڑی حکمتیں رکھی ہیں جس کا پہلا عشرہ رحمت دوسرا عشرہ مغفرت اور اس ماہ مبارکہ کے تیسرے اور سب سے آخری عشرے میں جہنم سے آزادی کی نوید سنائی گئی ہے یوں ان تمام خصوصیات کے حامل رمضان المبارک کا سارا مہینہ ہی خیر و برکت سے لبریز ہے اور اس کے شام و سحر میں رب کائنات اللہ رب العزت اپنی بیشمار انوار و تجلیات آسمان سے زمین کی جانب نزول فرماتا ہے ویسے تو اس ماہ مبارکہ کی ہر گھڑی اور ہر ساعت اپنے اندر اہل ایمان کے لئے بیشمار برکتیں لیئے ہوئے ہوتی ہیں مگر اس ماہ مبارکہ کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تو اہل ایمان پر رحمتوں برکتوں اور عظمتوں کا نزول اپنے عروج کو پہنچ چکا ہوتا ہے اس لئے کہ اس ماہ مبارکہ آخری عشرے کی ان پاک پانچ ۱۲، ۳۲، ۵۲، ۷۲ اور ۹۲ طاق راتوں میں سے ایک عظیم رات جوشبِ قدر کہلاتی ہے ان تاریخوں میں آتی ہے۔ اور اسی رات میقرآن کریم لوح محفوظ سے بیت المعمور پر اتارا گیا جس کی تعریف میں اللہ تعالیٰ نے خود ہی قرآن کریم فرقان حمید میں پوری ایک سورت القدر نازل فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمادیا ہے کہ ”بے شک! ہم نے قرآن کریم کو شبِ قدر میں اتارا ہے، اور تم نے کیا جانا ہے کہ شبِ قدر کیا ہے؟ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس شب میفرشتے اور جبریل امین اپنے پروردگار کے حکم سے ہر کام کے لئے زمین پر اترتے ہیں، شبِ قدر کی شب سلامتی ہی سلامتی ہے صبح چمکنے تک“

قرآن کریم کی اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے قرآن کریم کو ایک رات میں اتارا ہے اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے کہ

”ہم نے اسے رمضان کے مہینے میں اتارا ہے“ اور تاریخ اور واقعات یہ بتاتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام 23 سال کی مدت میں اسے لاتے رہے اس میں تطبیق یوں ہوسکتی ہے کہ لیلۃ القدر کو جو ماہ رمضان المبارک میں ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم فرقان حمید کو لوح محفوظ سے بیت المعمور (آسمان دنیا پر ایک جگہ ہے) میں اتارا اور پھر وہاں سے ہی حضرت جبریل علیہ السلام حضور پر نور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں 23 سال تک لاتے رہے۔

کیوں کہ قرآن کریم اسی ماہ رمضان المبارک میں ہی اتارا گیا ہے اسی لئے مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس بابرکت مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت کثرت سے کی جائے اور وہ اس لئے بھی کہ اس کلامِ الہی کی تلاوت سے ہی قلب کو سکون حاصل ہوتا ہے اور روح کو تسلی نصیب ہوتی ہے ۔

جس کے بارے میں قرآن کریم کا ارشاد ہے : ”دلوں کو اطمینان اللہ کے ذکر سے ہی ہوتا ہے“ حضرت نعمان (رض) سے روایت ہے کہ بنی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ”میری اُمت کی سب سے بڑی عبادت قرآن کریم کی تلاوت ہے“ اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”یہ مقدس رات اللہ تعالیٰ نے فقط میری اُمت کو عطا فرمائی ہے سابقہ اُمتوں میں سے یہ شرف کسی کو نہیں ملا“

جس سے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ (رض) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا : ”لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو“ حضرت عائشہ صدیقہ (رض) سے ایک اور روایت ہے کہ

رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ” اِس مبارک رات کو رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں 21 رمضان المبارک سے 29 رمضان المبارک تک کے درمیان تلاش کرو کیوں کہ اِس رات کی عبادت ہزار مہینوں سے افضل ہے ” اِس شب سے ہی متعلق حضور نبی کریم ﷺ کا ایک اور ارشاد گرامی ہے کہ ” جس شخص نے شبِ قدر میں اُجر و ثواب کی اُمید سے عبادت کی ، اِس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں ” اِسی طرح حضرت ابوہریرہ (رض) سے ایک روایت ہے کہ رسول عربی ﷺ نے ارشاد فرمایا : ” جو شخص شبِ قدر میں عبادت کے لئے کھڑا رہا اِس کے تمام گناہ معاف ہو گئے۔ “ امام زہری (رح) فرماتے ہیں کہ قدر کے معنی مرتبے کے ہیں چوں کہ یہ رات باقی راتوں کے مقابلے میں شرف اور مرتبے کے لحاظ سے بلند تر ہے اِس لئے اِسے ” لیلۃ القدر “ کہا جاتا ہے۔

تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علمائے جمہور اِس پر متفق ہیں کہ رمضان المبارک کی 27 ویں شب ہی شبِ قدر ہے جو کہ شرف و برکت والی رات ہے اور اِس شب میں اعمالِ صالحہ مقبول ہوتے ہیں اور بارگاہِ رب ذوالجلال میں اِس کی بڑی قدر ہے اِس لئے اِسے شبِ قدر کہتے ہیں۔ یہ اُمتِ محمدی ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا کرم خاص ہے کہ اِس نے اپنے پیارے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کی اُمت کو ایک ایسی رات شبِ قدر عطا فرمائی ہے کہ جس کی ایک رات کی عبادت 83 سال چار ماہ سے بھی بڑھ کر ہے ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ (رض) سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ” جس نے لیلۃ القدر کو شبِ بیداری کی، اِس رات میدو رکعت نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑا کر اپنی بخشش کی دعا کی تو اللہ تبارک تعالیٰ اِس کے گناہ معاف فرمادے گا، گویا کہ اِس شخص نے اللہ تعالیٰ کے دریائے رحمت میں غوطہ لگالیا۔ جبرئیل علیہ السلام اِسے اپنا پر لگائیں گے اور وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ “ مفسرین تحریر کرتے ہیں کہ شبِ قدر کی اہمیت کا اندازہ اِس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اِس شب میں عبادت کرنے والے انسان کو جس وقت روح الامین آکر سلام کرتے اور اِس سے مصافحہ کرتے ہیں تو اِس پر خشیتِ الہی کی کیفیت طاری ہوجاتی ہے اور اِس کے بدن کا رواں رواں کھڑا ہوجاتا ہے اور اِس کی آنکھیں ڈبڈباجاتی ہیں۔

بس تو پھر آج یہاں ضرورت اِس امر کی ہے کہ اُمتِ مسلمہ اِس رات کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اِس کے تمام تقاضوں کو پورا کرے اور اِس شب میں چونکہ قرآن مجید فرقان حمید کا نزول ہوا ہے اِس لئے بغیر کسی حیل و حجت کے اِس رات میں دنیاوی خرافات اور شیطانی وسوسوں اور چکروں میں پڑنے کے بجائے اِس مقدس شب کو کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کی جائے کیوں کہ ویسے تو پورے رمضان ہی قرآن کی تلاوت کا اپنا اُجر و ثواب ہے مگر اِس شب کو خصوصیت کے ساتھ تلاوت قرآن کرنا، قرآن سننا اور اِس کا اہتمام کرنے کا بھی اپنا علیحدہ ہی اُجر و ثواب ہے اور اِس شب میں نوافل، استغفار اور درود و سلام کی کثرت بھی اِس شب کی عبادات میں شامل ہیں یہ بھی خصوصی درجہ رکھتی ہیں۔

یوں تو یہ خوش نصیبی صرف امتِ محمدی ﷺ کو ہی حاصل ہے کہ آج کی اِس شب ، شبِ قدر کی عبادت میں کھڑے انسان پر رب ذوالجلال کی خاص عنایتوں کا نزول ہو رہا ہوتا ہے اور وہ اِن ہی رحمتوں ، برکتوں اور عنایتوں کو اپنے دامن میں سمیٹنے کے لئے اِس شب کا پورے سال بھر بڑی بے چینی اور بیتابی سے انتظار کر رہا ہوتا ہے۔ تاکہ اپنے رب ذوالجلال کی اِس شب، شبِ قدر کی بابرکت ساعتوں سے فیضاب ہوسکے جو آج کی شب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر آسمان سے جہم جہم برسا رہا ہے